© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

جو ہم بدلے تو شکوہ کیوں کریں اُن کے بدلنے کا

ہر اک دستور بدلا ہے مزاجِ یار کیا بدلا
اصولِ زندگی بدلے ہیں آئینِ وفا بدلا

ابھی جس معرکے میں اہلِ حق نے مار کھائی ہے
ہماری بزدلی نے اُس میں قانونِ خدا بدلا

کہاں ہیں وہ مسلماں دھاک تھی جن کی زمانے پر
جہاں نے ٹھوکروں سے جن کی اپنا راستہ بدلا

ہماری بھیک پہ پلتی تھی دنیا اک زمانے میں
یہ کیسا انقلاب آیا سخی بدلے گدا بدلا

کیا برباد افغانوں کو جرمِ بے گناہی نے
مصیبت کی گھڑی میں دوست بدلے آشنا بدلا

ابھی تک کاسہ لیسوں کے اثر کے ہم نہیں نکلے
نہ ہم نے راہ بدلی ہے نہ اپنا رہ نما بدلا

خدا سے مانگنے میں بھی عدو سے خوف آتا ہے
عدو کے خوف سے مسلم کا اندازِ دعا بدلا

ہوئے ہیں جب سے ہم محروم ایماں کی حرارت سے
ہماری بے بسی نے شیوۂ قدر و قضا بدلا

خدا کو چھوڑ کر اصنام کی چوکھٹ پکڑ لی ہے
وفا کا رُخ بدل دینے سے انجامِ وفا بدلا

جو ہم بدلے تو شکوہ کیوں کریں اُن کے بدلنے کا
زمیں بدلی ، فلک بدلا ، بشر بدلے ، خدا بدلا

ابھی تک کر رہے ہیں جانے کیوں ہم اعتبار اُس کا
ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے جو بارہا بدلا

وہ کیسا یار ہے جب چاہے آنکھیں پھیر لیتا ہے
مگر اُس پر بھروسے کا نہ ہم نے سلسلہ بدلا

خدا کو چھوڑ کر گن گا رہے ہیں اہلِ طاقت کے
مسلمانوں نے کیوں اسلوبِ تسلیم و رضا بدلا

یہ دنیا جس سے ڈرتی ہے اُسی کا ساتھ دیتی ہے
مری طرزِ نوا بدلی تو میرا ہم نوا بدلا

وہی سچے ہیں جن کی پشت پر طاغوت رہتا ہے
ہمارے دور میں پیمانۂ صدق و صفا بدلا

مجھے آتا ہے رونا اُن کی دانش پر بہت کاشفؔ
جنھوں نے اپنی صورت تو نہ بدلی آئینہ بدلا

δ δ δ δ

© rasailojaraid.com